لیے قوت کو ضروری سمجھتے ہیں، لیکن "جہاں تک تشددانہ انقلاب کا تعلق ہے، الاخوان اس کے بارے میں کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتے" (۶۴) پھر یہ بات صاف صاف سنادی گئی ہے کہ "یہاں تو یہ حال ہے کہ اسلامی قوانین حوالہ طاق نسیاں ہیں اور مروجہ قوانین کو ان سے کوئی علاقہ ہی نہیں۔ ان حالات میں مصلحین اسلام کا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہنا اور حکومت و اقتدار کے لیے کوئی اقدام نہ کرنا صریح اسلامی جرم ہے۔ اس جرم کے داغ کو دھونے کی صرف ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ اٹھیں، آگے بڑھیں اور اقتدار کی باگ ان اسلام سے برگشتہ عناصر سے چھین لیں" (صفحہ ۶۶)

تقریر سادہ اور روحانی جذبات سے لبریز ہے۔ ترجمہ خاصا ہے۔ صرف ایک مقام پر ایک چیز کھٹکی کہ الاخوان کی دعوت کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ وہ "ایمان والوں کے دلوں میں پہلے ایک حقیر تخم بن کر داخل ہوئی . . ." (صفحہ ۵۲) اس جگہ تخم کی چھوٹائی کو حقیر کے لفظ سے بیان کرنا نامناسب ہے کیونکہ تخم تو آخر اسلامی دعوت ہی کا ہے، وہ حقیر کیسے ہو سکتا ہے۔ اس کے بجائے "ذرا سا" کہنا چاہیے تھا۔

یہ تقریر پاکستان کے لوگوں کو مصر (بلکہ عربستان) کی تحریکِ اسلامی کو سمجھنے میں مدد دے سکتی ہے۔

**مکاتیبِ زنداں** | مرتبہ: حکیم محمد شریف صاحب امرتسری، مقیم حافظ آباد۔ شائع کردہ: مکتبہ "چراغِ راہ" کراچی، قیمت: مجلد مع گرد پوش دو روپے۔

یہ مجموعہ ہے پاکستان کی تحریکِ اسلامی کے تین نظر بندوں (۱۔ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی امیرِ جماعت اسلامی، ۲۔ مولانا امین احسن اصلاحی، ۳۔ میاں طفیل محمد قیم جماعت اسلامی) کے اُن خطوط کا جو زمانہ نظر بندی (۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء تا ۲۸ مئی ۱۹۵۰ء) میں ان حضرات نے وقتاً فوقتاً اپنے اعزہ و احباب کو لکھے تھے۔ بقولِ مرتب اِن خطوط میں "بعض دینی مسائل بھی ہیں، اپنی کیفیات کا بیان بھی ہے اور جیل سے باہر رہنے والوں کے لیے حرفِ تسلّی بھی"۔ اور "ان خطوط کے آئینے میں تینوں حضرات کا باطن خوب نمایاں ہے" نیز یہ بھی کہ ". . . . یہ خطوط ایک ادبی خزانہ بھی بن گئے ہیں"۔

اِس مجموعۂ خطوط کے آغاز میں تینوں حضرات کا مجمل تعارف درج ہے، اس کے بعد "گرفتاری کا پس منظر" کے زیرِ عنوان مرتب کے قلم نے گویا اس وقت کی تاریخ کو الفاظ میں ہمیشہ کے لیے نظر بند کر دیا ہے۔ پھر